سوال

(44) کپڑے پر لگی خشک یا تر منی کا کیا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علقمہ رحمہ اللہ اور اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اُترا صبح کو اپنا کپڑا دھونے لگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تجھے کافی تھا اگر مَنی تو نے دیکھی تو صرف اتنا مقام دھوڈالتا اور جو نہیں دیکھی تو پانی گرد اگرد چھڑک دیتا۔ میں تو رسول ا ﷺ کے کپڑے سے مَنی چھیل ڈالتی۔ یعنی کھرچ ڈالتی۔ پھر آپ اس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھتے۔ صحیح مسلم، بابُ حُکْمِ الْمَنِیِّ، رقم: ۲۸۸

اس حدیث کے فوائد میں علامہ وحید الزمان نے فرمایا کہ علامہ نووی رحمہ اللہ نے کہا۔ علماء نے اختلاف کیا ہے۔ آدمی کی مَنی میں امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ وہ نجس ہے اور بہت سے علماء اس طرف گئے ہیں کہ مَنی پاک ہے اور یہی مروی ہے حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنھم سے اور یہی مذہب ہے امام احمد رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ اور اہلِ حدیث کا۔

آپ سے گزارش ہے کہ مَنی پاک ہے یا ناپاک؟ اس بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دلائل کی رُو سے قوی مسلک یہ ہے کہ مَنی پاک ہے جس طرح کہ صحیح احادیث میں مصرح (واضح) ہے۔

حنفیہ کے مسلمہ بزرگ طحاوی رحمہ اللہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ یعنی ''منی کی بابت رسول ا ﷺ سے سوال ہوا کہ کپڑے کو لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: مَنی بلغم یعنی سینڈھ اور تھوک کے بمنزلہ (کی طرح) ہے۔ تو تجھے صرف اس کا لیر (کپڑا) یا گھاس اذخر سے پونچھنا کافی ہے۔

ملاحظہ ہو ''المنتقی، مَعَ نَیلُ الاَوطَار'' ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تخلیق کا عنصر ناپاک نہیں ہوسکتا ہے اس سے بھی معلوم ہوا کہ مَنی پاک ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ : صفحہ : 107

محدث فتویٰ